علماء وطلباء کی گرفتاری ان سارے لادینی اقدامات کا فوری ازالہ نئی حکومت کو کرنا چاہیے، اس طرح مسئلہ ختم نبوت (جو ایمان کی بنیاد ہے) کے خلاف درپردہ سازشوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیے، توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم وغیرہ اور اس قسم کی باتیں مخالفین کی سازشیں ہیں اور مقصد نئی حکومت کو ختم کرانا ہے، وزیراعظم کو چاہیے کہ ان سارے خطرات سے بچنے کے لئے ٹھوس آزادانہ خارجہ پالیسی اختیار کریں، مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ملک میں مقیم افغانی بنگالی اور برمی مہاجرین کو پاکستانی شہریت دینے کے اعلانات کو سراہا اور کہا کہ ان اعلانات کو عملی شکل دینا چاہیے۔

دارالعلوم کے انتہائی مخلص اور جمعیت کے نائب صدر ظہیر الدین بابر کی رحلت

۲۶ ستمبر کو حضرت مہتمم صاحب اور راقم دارالعلوم کے انتہائی مخلص اور جمعیت کے نائب صدر ظہیر الدین بابر کی وفات پر لاہور پہنچے جہاں انہوں نے انکی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم جگر کے ٹرانسپلانٹ کیلئے ہندوستان تشریف لے گئے تھے، مگر وہیں انتقال فرما گئے۔ اللہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جناب حماد صافی کی دارالعلوم آمد

دارالعلوم حقانیہ کی بین الاقوامی حیثیت کے پیش نظر تقریباً ہر ہفتے کوئی نہ کوئی اہم علمی، سیاسی شخصیات کا آنا جانا لگا رہتا ہے لیکن دارالعلوم کی ستر سالہ تاریخ میں پہلی بار بہت ہی منفرد مہمان اور مقرر جناب حماد صافی معروف ننھا پروفیسر نے دارالحدیث میں ہزاروں طلباء سے عصر حاضر کے جدید چیلنجز اور دینی مدارس کے کردار اور اہمیت پر بہت پر مغز اور عمدہ خطاب کیا۔ حماد صافی صاحب کی عمر صرف گیارہ سال ہے اور وہ اس وقت پی ایچ ڈی کے اعزازی سٹوڈنٹ ہیں اور پاکستان کی مختلف ٹاپ کی سرکاری وغیر سرکاری یونیورسٹیز میں اپنے لیکچرز کی وجہ سے نہایت ہی مقبول ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان آرمی کے ادارہ کے سینئر ترین آفیسرز کو بھی انہوں نے خطاب کیا۔ جناب حماد صافی صاحب نے دینی مدارس میں دارالعلوم حقانیہ کے پلیٹ فارم پر خطاب کرنے کی فرمائش پروفیسر مولانا الیاس حقانی صاحب سے ظاہر کی تھی اس بناء پر برادرم راشد الحق صاحب نے اس عجوبہ روزگار بچے کی ملاقات وخطاب دارالعلوم کے ایوان شریعت ہال میں منعقد کیا اور اس تقریب کو بہت ہی سراہا گیا اور بعد میں انہیں دارالعلوم کا وزٹ بھی کرایا گیا اور حماد صافی نے دینی نصاب تعلیم میں بھی اپنی دلچسپی کا اظہار کیا جس پر مولانا راشد الحق نے انہیں کچھ اہم دینی کتب کے مطالعہ اور دارالعلوم حقانیہ سے ربط جاری رکھنے کی تجویز دی۔ دارالعلوم کے چھوٹے طلبا حتیٰ کہ بڑے درجات کے طلباء نے بھی اس ننھے پروفیسر کی خوداعتمادی، ذہانت اور فنِ تقریر سے نہایت ہی متاثر ہوئے۔